مولانا سید شاہ فخرالدین احمد صاحب کی وفات حسرت آیات سے پچھلے دنوں صدر امارتِ شرعیہ بہار و اڑیسہ کی جو مسند خالی ہوئی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ ایک عظیم الشان اور عام جلسۂ علما نے اب اس کے لئے مولانا سید منت اللہ صاحب مونگیری کا متفقہ طور پر انتخاب کیا ہے۔ موصوف علماء عملاً جس طرح خانقاہِ رحمانیہ کی روایات کے حامل ہیں۔ اسی طرح امید ہے کہ امارتِ شرعیہ کی قدیم روایات بھی اُن کے دم سے نہ صرف یہ کہ زندہ رہیں گی بلکہ اور ترقی کریں گی۔ اس دور میں اس سے بہتر کوئی اور انتخاب نہیں ہوسکتا تھا۔ ہم مولانا کو اس اعزاز پر مبارک باد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے باحسن وجوہ عہدہ برآں ہو سکیں۔

افسوس ہے پچھلے دنوں دہلی کے مشہور صاحب خیر بزرگ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب جیون بخش نے عمر طبعی کو پہونچ کر وفات پائی۔ موصوف مشہور فرم جیون بخش کے سب سے بڑے حصہ دار اور اس کے روح و رواں تھے۔ لیکن وہ جتنے متمول اور صاحب ثروت تھے اس سے کہیں زیادہ عابد و زاہد متقی اور پرہیز گار تھے۔ دینی اور خیراتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ نہایت خندہ جبیں اور صاحب باطن تھے۔ چہرہ پر نور برستا تھا۔ تونگری کے باوجود فقر و درویشی ان کا شعار تھا۔ اب ایسے دین اور دنیا کے جامع کم ہی ہوں گے۔ حق تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ابرار و صلحا کے ساتھ حشر فرمائے۔ آمین

ایک اطلاع ہے کہ رے ای جس لیڈرز نامی کتاب کے مصنفین نے مرزا البشیر الدین محمود صاحب کو ان کے توجہ دلانے پر ایک خط لکھا ہے جس میں کھلے دل کے ساتھ ان عبارتوں اور فقروں پر اظہار افسوس کیا ہے جن سے مسلمانوں کو دکھ پہنچا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ غلط۔ تو اب جبکہ کتاب مذکور کے مقدمہ نویس پہلے ہی اعلان برأت کر چکے اور مصنفین نے اب معافی مانگ لی۔ کوئی بتائے کہ اس سلسلہ میں جو ہنگامے ہوئے اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جانی اور مالی دونوں قسم کا

نقصان پہنچا تو ان سب کا وبال کس کے سر ہوگا؟ حبِّ رسول میں دیوانگی اور جوش مبارک اور صد مبارک! لیکن اسلام نام ڈسپلن کا ہے، اور ڈسپلن اسی وقت پایا جاسکتا ہے جب کہ شدید سے شدید اشتعال کی حالت میں بھی دماغی توازن اور ہوش وخرد کو مغلوب نہ ہونے دیا جائے۔ اگر مسلمان اس نکتہ کو پہچان لیں تو آج ان کی بہت سی مشکلات رفع ہوسکتی ہیں۔

ندوۃ المصنفین کی تازہ ترین عظیم الشّان کتاب

ترجمان السّنہ جلد سوم

کئی سال کے انتظار کے بعد اس متبرک اور اہم ترین کتاب کی تیسری جلد شائع ہوگئی، یہ جلد پہلی دو جلدوں سے ضخامت میں بھی زیادہ ہے اور اس کے مباحث ومضامین بھی مختلف حیثیتوں سے نہایت اہم ہیں، اس میں مسئلہ قضاء وقدر کے تمام بابوں کے علاوہ، پوری کتاب الانبیاء بھی آگئی ہے، جس میں وحی اور نبوت، اور رسالت کے ایک ایک گوشے پر سیر حاصل کلام لکھا گیا ہے اور تمام متعلقہ احادیث کو نئے نئے عنوانوں کے ساتھ سامنے لایا گیا ہے۔ حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کے حالات وواقعات صحیح اور مستند حدیثوں کی روشنی میں واضح کئے گئے ہیں، خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی خصوصیات سے متعلق تمام گوشوں کو عجیب وغریب انداز سے اجاگر کیا گیا ہے۔ ان مباحث کے مطالعے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول کا مسئلہ آئینہ کی طرح صاف ہو جاتا ہے، یہ عظیم الشان جلد کم وبیش پانچ سو حدیثوں کے ترجمہ اور تشریح پر مشتمل ہے۔ صفحات ۴۴۲، بڑی تقطیع قیمت دس روپے آٹھ آنے۔ مجلد بارہ روپے آٹھ آنے

منیجر مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی